منگل | 4۔اگست 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

☎ 213029

CPL 61

منگل 4اگست 1998ء 10ربیع الثانی 1419ہجری 4ظہور 1377ہش | جلد 48-83نمبر 168

اہل ربوہ نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی

ربوہ 2۔ اگست دنیا کی تمام دوسری احمدی جماعتوں کی طرح ربوہ میں بھی عالمی جلسہ برطانیہ کے تینوں دن دعاؤں اور ذکرالٰہی کے ماحول میں گزارے گئے اور اہل ربوہ نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی۔ ربوہ کے ہر گھر اور ہر محلے میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر جلسہ سالانہ ربوہ ہی کا سامنظر نظر آتا رہا۔ الفضل میں جلسہ کے پروگراموں کی اشاعت کے بعد مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ نے سات ہزار کی تعداد میں جلسہ برطانیہ 98ء کے پروگرام نہایت خوبصورت رنگین طبع کروائے اور کوشش کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ساز، انقلاب انگیز، روح پرور، ایمان افروز واقعہ

اس سال دنیا بھر میں 50 لاکھ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے

عالمی بیعت کے موقع پر ڈش انٹینا کی وساطت سے لاکھوں نومبایعین کی بیعت

اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ برطانیہ (2۔ اگست 1998ء) جماعت احمدیہ انگلستان کے 33ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز لندن کے وقت کے مطابق دن کے ایک بجے اور پاکستان کے وقت کے مطابق شام 5 بجے چھٹی عالمی بیعت کا انعقاد ہوا۔ حضرت صاحب ایک دن قبل یہ انکشاف فرما چکے تھے کہ اس سال دنیا بھر کے 93 ممالک کی 223 قوموں کے 50 لاکھ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ دنیائے مذاہب کی تاریخ میں یہ ایک حیران کن اور تاریخ ساز واقعہ ہے۔

حضرت صاحب نے مختلف علاقوں کے نمائندوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ان کا رابطہ مختلف قطاروں کے ذریعے جلسہ گاہ میں موجود تمام احمدیوں سے اس طرح ہوا کہ سب نے ایک دوسرے کی پشت پر ہاتھ رکھ کر اپنا رابطہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تک قائم کر لیا۔ حضرت صاحب نے بیعت کے الفاظ انگریزی میں دوہرائے۔ حضرت صاحب بیعت فارم کی عبارت کا ایک ایک ٹکڑا انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے جس کے بعد وہاں موجود بہت سی زبانوں کے بولنے والے اپنے انچارج صاحبان کے پیچھے اپنی زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہراتے۔ یہ روحانی لذت سے بھرپور نظارہ ہوتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 98ء میں ریکارڈ حاضری، 18 ہزار مرد و زن کی شمولیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ اس لئے بنایا گیا تاکہ خالصۃً اللہ کی محبت حاصل ہو سکے

دعا کریں کہ میری زندگی میں نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد 10 کروڑ سے بڑھ جائے

سالانہ جلسہ برطانیہ 98ء کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ برطانیہ 2۔ اگست 1998ء جماعت احمدیہ برطانیہ کا 33واں جلسہ سالانہ 31۔ جولائی سے 2۔ اگست تک جاری رہنے کے بعد غیر معمولی کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ آخری روز جلسہ سالانہ کی حاضری 18۔ ہزار سے زائد تھی جو اب تک کے برطانیہ کے سالانہ جلسوں میں سب سے زیادہ تھی۔ آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ ہونے کو قرآنی آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات سے واضح فرمایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ میں قرآن کریم سے ان سب آیات کا ذکر کروں جن میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہے۔ مگر جب میں نے یہ آیات اکٹھی کیں تو مجھے احساس ہوا کہ ان سب کا یہاں بیان ممکن نہیں ہے چنانچہ میں نے وقت کی رعایت سے چند آیات کا انتخاب کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ جب آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ مقرر ہو چکا ہے تو اس سے ہٹنے کی کوشش نہ کرو۔ حضرت صاحب نے آیات قرآنی کے حوالے سے حضرت نبی پاک ﷺ کی شان بیان فرمائی کہ انسان کامل نے وہ بوجھ اٹھا لیا جو اور کوئی اٹھانے کو تیار نہیں تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو اسوۂ حسنہ اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ خالصۃً "اللہ کی محبت پیدا ہو سکے۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرما دیا کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو حضرت نبی کریم ﷺ کی اتباع کرو اور آپؐ کی محبت اختیار کرو۔

آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کی اتباع میں دکھ اٹھانے پڑیں گے۔ جن کا آغاز اپنے دل سے کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ بات جماعت کو یاد رکھنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ہر دور کے ہر علاقے کے انسان کے لئے اسوہ بنائے گئے۔ کیونکہ آپؐ کے اندر وہ مادہ تھا جو ہر زمانے کے ہر علاقے کے انسان کی اصلاح کر سکتا تھا۔ آپؐ کے سینے میں تمام بنی نوع انسان کا درد تھا اور آپؐ ہر انسان کی ہدایت کے لئے بے قرار تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا کہ کیا تو اس غم میں خود کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احادیث نبوی کے حوالے سے حضرت نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے واضح فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے عرب میں جو انقلاب برپا کیا وہ آپؐ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ دعاؤں کے بعد حضرت نبی پاک ﷺ کا سب بڑا معجزہ آپؐ کی شفقت و رحمت کا معجزہ تھا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی پاک کی شفقت و محبت اور مخلوق کے لئے دعائیں کرنے کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی شفقت و محبت طبعی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جماعت کے لوگ یاد رکھیں کہ محض اچھی بات کہہ دینے سے کوئی مائل نہیں ہوتا بلکہ آپ کی شفقت و محبت سے لوگوں کے دل مائل ہوں گے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد آپ نے پیش فرمایا کہ جس کام میں نرمی شامل ہو وہ حسین ہو جاتا ہے اور جس میں سختی ہو اس میں بدصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ ملاقاتوں کے موقعے پر مجھے اس کے تجربات ہوتے ہیں۔ بعض ماں باپ بچوں کو بڑی سختی سے جھڑکتے ہیں۔ بچہ میری طرف آ رہا ہے اور وہ

مسلسل صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا میرے ادب کی خاطر بچے پریوں جھپٹا مار کر اسے کھینچ لیتے ہیں۔ بظاہر یہ میری عزت کر رہے ہیں لیکن یہ باتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے دور جانے والی باتیں ہیں۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے سراج منیر ہونے کے بلند مقام اور آپ ؑ کے توکل اور تبتل کے مضمون پر روشنی ڈالی۔

پہلی سے چھٹی عالمی بیعت

○ حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ پہلی عالمی بیعت 1993ء سے لے کر 1998ء کی چھٹی عالمی بیعت تک کل نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔ اس ایک کروڑ پر بس نہیں۔ اس سے ہماری امیدیں پوری نہیں ہو جاتیں۔ حضرت مسیح موعود کی امیدیں بہت بلند تھیں۔ اس وقت بھی بلند تھیں جب دنیا نے آپ کو مہجور کی طرح چھوڑا ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کے ہجوم عطا فرما دئے ان کا بھی یہ حال تھا کہ حضرت مسیح موعود اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں' یہ ذکر لیکچر لدھیانہ میں ہے' حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو یہ زمانہ تھا کہ میں اس شہر میں آیا تو چند آدمیوں کی ایک قلیل سی جماعت میرے ساتھ تھی۔ یا اب یہ عالم ہے کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے جن کی تعداد 3 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا آغاز ہم نے دیکھ لیا ہے۔ ابھی ہم نے کروڑوں تک پہنچنا ہے۔ اس انقلاب عظیم کو دیکھو۔ یہ انسانی ہاتھ کا کام نہیں۔ دنیا نے چاہا کہ اس جماعت کا نام ونشان مٹا دیں لیکن اللہ جن باتوں کا ارادہ کرتا ہے دنیا اس میں روک نہیں بن سکتی۔

ایک خواہش اور دعا کی تحریک

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میں نے دعا کی تھی کہ میری دلی تمنا ہے کہ میری زندگی میں نئے احمدی ہونے والے ایک کروڑ ہو جائیں خدا نے وہ تمنا پوری کر دی۔ خدا تعالیٰ کے حضور تمنائیں پیش کرتے ہوئے مجھ پر لازم ہے کہ میں اب کروڑوں کی تمنا کروں۔ آپ سے استدعا کروں کہ سب دعا کریں کہ مولا کریم اس ایک کروڑ کو میری زندگی میں دس کروڑ کر دے۔ اور پھر اس کو جتنا چاہے بڑھاوے۔

حضرت صاحب نے آخر میں اجتماعی دعا سے قبل فرمایا آیئے ہم دعا کریں اور آج کی دعا اسی بات کے لئے وقف کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نئے احمدیوں کی تعداد کو کروڑوں کر دے۔ دس کروڑ کر دے۔ بیسیوں کروڑ کر دے وہ دل ہمیں دے جن پر اس کے پیار کی نظریں پڑیں ہم اسی کی خاطر جئیں اسی کی خاطر مریں۔ اللہ کی خاطر مرنا ابدالآباد کی زندگی حاصل کرنا ہے۔ اللہ تمہیں اور مجھے ابد الآباد کی زندگی عطا کرے۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں ڈش اینٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں نے شرکت کی۔

دعا کے بعد فرمایا میں نے اپنی دعامیں اور بہت سی دعائیں بھی شامل کر لی ہیں۔ تمام خدمت کرنے والے' اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے اہل و عیال' سب کو میں نے دعا میں شامل کر لیا ہے اور اگر آپ کو یاد نہ رہا ہو تو میں خوشخبری دیتا ہوں کہ میری دعاؤں میں آپ سب کی دعائیں شامل ہیں کیونکہ امام کی دعاؤں میں ساری جماعت شامل ہوتی ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے فلسطینی نوجوانوں کو قصیدہ سنانے کی ہدایت فرمائی۔ جس کے بعد غانا والوں نے اپنی مخصوص طرز میں کلمہ طیبہ گا کر سنایا۔ اس دوران حضرت صاحب عورتوں کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں جا کر بچیوں سے مختلف زبانوں میں لاالٰہ الا اللہ کے نغمے سنے۔ جن کی آواز ایم ٹی اے پر آتی رہی جبکہ کیمرہ جلسہ گاہ اور اسلام آباد کے مختلف نظارے دکھاتا رہا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تاریخی جلسہ

(جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ عالمگیر اسلام آباد یو-کے)

دنیا کے کونے کونے میں یوں بیعت عالمگیر ہوئی
جو خواب مسیحا نے دیکھے ان خوابوں کی تعبیر ہوئی

جس سال عدو کا حملہ تھا اس سال نئے معیار بنے
تدبیر مخالف پر غالب خود اللہ کی تقدیر ہوئی

ہم بیعت توبہ کرتے ہیں طاہر کے ہاتھ پہ اے مولیٰ!
تو بخش دے عاصی بندوں کو جو کچھ ہم سے تقصیر ہوئی

یہ عشق و وفا کا پیکر ہے یہ جذبے اس سے زندہ ہیں
اس مست الست قلندر سے ان جذبوں کی تشہیر ہوئی

تائید خدا سے بولتا ہے عرفان کے موتی رولتا ہے
اعلان ہے فتح و نصرت کا جو آقا کی تقریر ہوئی

جو قومیں ملکوں ملکوں میں گھر گھر یہ جلسہ سنتی ہیں
طاہر کے پاک خطابوں سے کیا کیا ان کی تطہیر ہوئی

اے سوئے مشرق جاگ ذرا مغرب سے سورج ابھرا ہے
اب دیکھ کہ ساری دنیا میں اس سورج سے تنویر ہوئی

دل والے دیکھ کے کہتے ہیں یہ بولنے والا سچا ہے
کتنوں کی ہدایت کا باعث اس رہبر کی تصویر ہوئی

جب سجدہ ریز ہوا یورپ' افریقہ ایشیا امریکہ
اک وقت پہ ساری دنیا میں سجدے کی کیا تاثیر ہوئی

ہر زاویئے سے ہر لمحے میں یہ سجدہ عالمگیر ہوا
کیا کوئی عبادت غیروں کی اس طرح سے عالمگیر ہوئی

ہر ذرہ جن کی ہستی کا راضی برضائے خالق ہے
ہر قوت و طاقت فطرت کی ان کی خاطر تسخیر ہوئی

سب کالے گورے مل بیٹھے سب شرقی غربی ایک ہوئے
اس ملت سے پھر انساں کا اعزاز ہوا توقیر ہوئی

اللہ کی رحمت اتری ہے اس رحمت عالم کے صدقے
برسے ہے یہ چھم چھم چھم چھم سیراب اپنی جاگیر ہوئی

ہم جس کے عکس پہ جیتے ہیں دل اکھیاں فرش راہ کئے
اس صاحب جلسہ کے ربوہ آنے میں بڑی تاخیر ہوئی

یہ اک تاریخی جلسہ ہے تاریخ دوہرائی ہے جس نے
تائیدِ خدا سے ہی راَجہ یہ نظم تری تحریر ہوئی

راجہ نذیر احمد ظفر

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات سے خطابات۔ مجالس عرفان انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ جرمنی (14تا26 مئی 98ء)

فیملی ملاقاتیں

25- مئی 1998ء کی صبح دس بجے بیت نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران اڑتیس (38) فیملیوں کے ایک سو ساٹھ (160) افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ نیز شعبہ ہومیو پیتھک جرمنی کے چھ ارکان نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ نماز ظہر و عصر ادا فرمانے کے بعد حضور انور اپنے اس بابرکت سفر کے آخری مرحلے میں کولون کے لئے روانہ ہوئے جہاں جرمن احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا اہتمام تھا۔

جرمنوں کے ساتھ مجلس سوال وجواب

25- مئی 1998ء کی شام احمدیہ مشن ہاؤس کولون میں جرمن احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ اس مجلس میں کئے جانے والے بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں۔

☆ بعض لوگوں کے دین کی صداقت کا علم ہونے کے باوجود دین قبول نہ کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو دین قبول نہیں کرتے ان کی دو اقسام ہیں۔ اول وہ جو نہیں جانتے کہ دین کیا ہے اور دوسرے وہ جو دین کی ساری خصوصیات سے آشنا ہیں اور اگر وہ ایمان نہ لائیں تو تکلیف اٹھائیں گے مثلاً اگر کوئی جانتا ہو کہ آگ جلائے گی اور پھر بھی وہ اپنا ہاتھ اس میں ڈالے تو یہ اس کی مرضی ہے لیکن وہ تکلیف ضرور اٹھائے گا۔

☆ ایک سوال کے جواب میں زندگی کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ زندگی کا مقصد خدا کی طرف ترقی کرتے چلے جانا ہے۔ یہ نہ صرف انسانی زندگی کا مقصد ہے بلکہ ارتقاء کا رخ بھی یہی ہے اور ارتقاء کا مقصد بھی یہی ہے کہ زندگی کو اس قابل کیا جائے کہ وہ خدا تک پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ عبادت کا مطلب ہے اطاعت۔ یعنی خدا کی اطاعت ہی مقصد حیات ہے۔

☆ ایک سوال تھا کہ "محبت سب کے لئے' نفرت کسی سے نہیں" کے ماٹو پر پورا یقین ہے لیکن عملاً ایسا معاشرہ وجود میں کیسے آسکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں ہر شخص کا ایک شیطان ہے جو اس کے برے خیالات کا دوسرا نام ہے۔ اگر ہر شخص اپنی ذہانت کے مطابق چلنے سے پہلے اس شیطان کو ذہن سے نکال دے تو ایک پُرامن معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

☆ "آخری زمانہ" قیامت کے قرب کی نشانیوں اور اس کے بارے میں پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قیامت ایک دن کی نہیں ہے۔ دراصل قوانین قدرت جو لاگو ہوتے ہیں وہ بُرے لوگوں کے خلاف عمل پیرا ہیں لیکن لوگ نہیں جانتے کہ ایسا کیوں ہے۔ حضور نے فرمایا "آخری دنوں" کا مطلب ہے کہ کئی دن مسلسل ایسے آئیں گے جب جنگوں کے تسلسل کی وجہ سے انسان انسان کو سزا دے گا۔ حضور نے دونوں عالمگیر جنگوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں یقین ہے کہ تیسری سزا بھی آنے والی ہے جو گزشتہ دونوں سے سنگین تر ہوگی اور انسان ہی انسانی تباہی کا باعث بنے گا۔ قرآن کریم کے مطابق اس سزا کے بعد انسان کو اپنی حیثیت کا احساس ہوگا اور وہ خدا کی طرف جھکے گا۔ اور یہ بات اس یوم جزا سزا کے ساتھ بہت مشابہت رکھتی ہے جس کے بارے میں عام طور پر ہم نے سن رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بنی نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ ایک نئے دور کا آغاز ہے اور اللہ جانتا ہے کہ اس کے بعد انسان اور یہ کائنات کتنا عرصہ باقی رہیں گے۔

☆ دین میں عورت کے مقام کے بارے میں متعدد سوالات کا یکجائی طور پر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عورت دین میں اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کام نہیں کر سکتی کیونکہ خاوند نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے۔ اگر خاوند اخراجات کے لئے کافی آمد پیدا نہیں کر سکتا تو باہمی رضامندی سے کسی فیصلہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ اور عورت اپنے خاوند سے مطالبہ کر سکتی ہے کہ یا رقم زیادہ پیدا کر دو یا طلاق دے دو۔ لیکن دین میں عورت کا کام کرنا یا کام کے لئے باہر جانا منع نہیں ہے۔ یورپین معاشرہ میں مرد اور عورت اگر کما رہے ہوں تو وہ اپنی آمد Share کرتے ہیں لیکن دین میں عورت کی کمائی صرف اسی کی ہے اور وہ خاوند کو اس میں سے دینے سے انکار کر سکتی ہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ اگر بچے نہ پیدا ہوں تو کیا خاوند دوسری شادی کر سکتا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ دوسری شادی کرنا خاوند کا حق ہے لیکن اگر پہلی بیوی اس بات کو ناپسند کرے تو وہ طلاق لے سکتی ہے لیکن کئی اور باتیں ہیں جنہیں پیش نظر رکھنا چاہئے۔ مثلاً جب جنگوں کے بعد عورتیں تعداد میں مردوں کی نسبت زیادہ ہو جائیں جیسا کہ جرمنی میں دونوں عالمگیر جنگوں کے بعد ایسا ہوا تو ایسی صورت میں دین مرد کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن کوئی بھی صورت ہو دین یہ شرط بھی عائد کرتا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویوں میں انصاف کرنا لازمی ہے۔ آج کے دور میں جو ایک سے زیادہ شادیاں کرتا ہے' اگر وہ انصاف سے کام لے تو پہلی بیوی یقیناً اس کے ساتھ رہنے کو ترجیح دے گی لیکن چونکہ آج کل عموماً ایسا نظر نہیں آتا اس لئے پہلی بیوی تکلیف اٹھانے کے بعد علیحدگی پسند کرتی ہے۔

☆ عورت کے لئے پردہ کا حکم کیوں ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ عورت کو برے لوگوں سے محفوظ رکھنے کے لئے پردہ ہے۔ آج کے جدید معاشرہ میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ کسی عورت کی خوبصورتی کو برے لوگ چند روز کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اسے تباہ کر کے اپنی راہ لیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ پردہ عورت کی اپنی شان میں اضافہ ہے اور روزمرہ کی باتوں میں آپ دیکھتے ہیں کہ مرد عورتوں کی عزتوں کو کس طرح پامال کرتے ہیں لیکن مرد محفوظ ہیں۔ اس لئے عورتوں کی عزت کی حفاظت کے لئے پردہ رکھا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دو صدیاں پہلے پردہ عیسائی دنیا میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ آپ پرانی تصاویر دیکھیں جن میں عورتوں کے سر ڈھکے ہوئے آپ کو ملیں گے۔ پھر عورتوں کے پردے کے نتیجہ میں معاشرہ میں وفاداری پیدا ہوتی ہے کیونکہ پھر عورت کا حسن اور اس کی دلکشی صرف اس کے خاوند کے لئے ہی ہوگی اور اس بات کا ردعمل بہت خوبصورت ہوتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ عورتیں اپنے خاندان میں جہاں ان کی عزتیں محفوظ ہوں' پردہ اتار سکتی ہیں۔ اسی طرح ایسی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں مثلاً سرجری وغیرہ کے دوران پردہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ عورت اور مرد کے حقوق کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں۔ فرق صرف جسمانی ساخت کا ہے۔ عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے بچہ پیدا کرنے کے قابل بنایا ہے اور اس حقیقت کو عورتیں بخوبی جانتی ہیں چنانچہ اگر انہیں اولمپک مقابلوں میں مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لینے کے لئے کہا جائے تو وہ احتجاج کریں گی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہر ایسا قانون جو مرد اور عورت کے صنفی فرق کو ملحوظ نہیں رکھتا وہ ناقابل عمل ہے۔ اس لئے دین میں دونوں صنفوں کے فرق کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے وہ دین پیش کر رہا ہوں جس کی بنیاد قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر ہے۔ چنانچہ جنگوں کے دوران مسلمان خواتین نے سر پر اوڑھنی لئے بغیر بھی حصہ لیا لیکن عام حالات میں بہتر یہی ہے کہ وہ سروں کو ڈھانپ کر رکھیں۔

☆ ایک سوال احمدیت میں خلافت کے بارے میں تھا کہ خلیفہ کون ہوتا ہے' وہ کیسے منتخب ہوتا ہے اور اس کے فرائض کیا ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ خلیفہ کو ایک عالمی انتخابی مجلس کے ذریعہ سے چنا جاتا ہے۔ یہ مجلس ایک خلیفہ کی زندگی میں بالکل خاموش ہوتی ہے۔ لیکن خلیفہ کی وفات کے ساتھ ہی اگلے خلیفہ کے انتخاب تک وہ جماعت کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ خلافت کے انتخاب کے لئے کوئی پراپیگنڈہ نہیں کیا جاتا۔ کوئی شخص خود اپنا نام پیش نہیں کر سکتا۔ مجلس انتخاب کے اراکین انسانی نقطہ نظر سے متقی ہوتے ہیں جو اپنے ذاتی مفادات کے مطابق ووٹ نہیں دیتے بلکہ اللہ کی خاطر ہی ان کا عمل ہوتا ہے۔ اسی طرح کے انتخابات ہر جگہ ہوتے ہیں جہاں سے مقامی عہدیدار منتخب کئے جاتے ہیں اور پھر یہ بنیادی تربیت ایک عالمی مجلس کو جنم دیتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ بالواسطہ طور پر خلیفہ منتخب کرتا ہے اور مجھے بھی اسی نے 1982ء میں خلیفہ بنایا تھا۔ اس وقت مجلس انتخاب میں جو نام پیش ہوئے تھے ان میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نام بھی شامل تھا جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور عالمی عدالت انصاف کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ اور میرے بڑے بھائی مرزا مبارک احمد صاحب کا نام بھی شامل تھا۔ لیکن کمیٹی نے مجھے ووٹ دیا تو اپنے تقویٰ کی وجہ سے دیا۔ اور میں حیران تھا کہ میں کیسے منتخب کر لیا گیا۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے مجھے جو عالمی سطح پر کام کرنے کی توفیق بخشی ہے اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ انتخاب اللہ کا ہی تھا۔

☆ ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور انور نے بتایا کہ خلیفہ بننے سے قبل میرے فرائض میں دیہی علاقوں کے دورے کرنا تھا۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ اللہ نے ہر چیز کو کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا' پھر ان سے محبت کیوں نہیں کی جاتی' حضور نے فرمایا کہ بعض چیزوں کو محبت نہ کرنے کے لئے پیدا کیا گیا۔ مثلاً بہت سے ذہین جانوروں میں سے سانپ زیادہ ذہین ہے لیکن آپ سانپ سے محبت نہیں کرتے۔

کولون مشن میں ہونے والی یہ مجلس سوال و جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس دورہ جرمنی کی آخری تقریب تھی۔ مجلس کے اختتام کے بعد حضور انور برطانیہ کے لئے واپس روانہ ہوئے۔

جرمنی سے روانگی اور بیلجیئم میں قیام

25- مئی 1998ء کی شام کو جرمنی سے روانہ ہو کر رات ساڑھے دس بجے کے قریب حضور انور برسلز (بیلجیئم) کے احمدیہ مشن ہاؤس پہنچے جہاں نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں۔ نماز کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے احباب میں تشریف فرما رہے اور مکرم سید حامد

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص رفیق اور انگلستان کے پہلے مربّی

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال

کے حالات- خدماتِ جلیلہ اور اخلاق عالیہ کا مختصر تذکرہ

یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ جماعت احمدیہ ایک الٰہی اور مذہبی جماعت ہے اور جب سے یہ قائم ہوئی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے ائمہ کو ایسے مخلصین، فدائی، جان نثار اور بے لوث خدمت بجالانے والے افراد عطا کرتا رہا ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین حق کی خدمت کے لئے کما حقہ وقف کیں اور پھر ایسے شاندار رنگ میں خدمات سرانجام دیں کہ تاریخ ان کو اگر بھلانا بھی چاہے تو ہرگز بھلا نہیں سکے گی۔ چنانچہ جن نامور شخصیتوں اور ہستیوں نے خدمت سلسلہ میں دن رات ایک کیا اور اپنی ساری زندگی اس راہ میں وقف کرکے واصل الی اللہ ہونے کا شرف و اعزاز پایا۔ ان میں سے ایک شخصیت جسے بطور انگلستان کے پہلے مربی، ناظر اعلیٰ، ناظر اصلاح وارشاد، امیر المجاہدین اور صدر انصار اللہ زندگی گزارنے کی سعادت و توفیق ملی وہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی ذات گرامی ہے سو ذیل کی سطور میں مکرم چوہدری صاحب کے حالات۔ خدمات جلیلہ اور اخلاق عالیہ کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ہم آپ کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

پیدائش

آپ 1887ء میں اپنے آبائی وطن جوڑا کلاں تحصیل و ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام چوہدری نظام الدین تھا۔ جنہوں نے 1899ء میں قادیان جاکر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار علاقے کے معروف اور بڑے زمینداروں میں ہوتا تھا۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں جوڑا کلاں میں حاصل کی۔ پھر قادیان آکر دسویں جماعت تک تعلیم پائی۔ گورنمنٹ کالج سے ایف اے اور بی اے کیا۔ ازاں بعد علی گڑھ کالج سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

بیعت

1899ء میں آپ اپنے والد محترم چوہدری نظام الدین صاحب کے ساتھ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا اعزاز پایا۔

زندگی وقف کرنا

آپ ایف۔ اے میں تعلیم حاصل کررہے تھے کہ زندگی وقف کرنے کی سعادت پائی۔ اس وقف کا موجب حضرت مسیح موعود کا یہ ارشاد بنا حضرت مسیح موعود نے 1907ء کے آخر میں فرمایا کہ "اب سلسلہ کا کام بڑھ رہا ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ بعض نوجوان دور و نزدیک دعوت الی اللہ کا کام کرنے کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کریں" چنانچہ اس وقت جن خوش نصیب نوجوانوں کو حضرت صاحب کے اس ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق ملی ان میں حضرت چوہدری صاحب موصوف بھی شامل تھے۔ لکھا ہے کہ جب آپ کی درخواست حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں پیش ہوئی تو اس پر آپ نے اپنے قلم مبارک سے "منظور" کا لفظ رقم فرماکر آپ کا وقف قبول فرمایا۔

(الفضل یکم مارچ 1960ء)

شادی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ایک نواسی ہاجرہ بیگم صاحبہ کو حضرت چوہدری صاحب کی اہلیہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اور زیادہ اولاد بھی انہی کے بطن سے ہوئی۔ آپ کو یہ اعزاز بھی ملا کہ حضرت مصلح موعود کے ساتھ چوہدری صاحب کا رشتہ قائم ہوگیا۔ کیونکہ حضرت صاحب کی چھوٹی بیٹی محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ کا رشتہ چوہدری صاحب کے فرزند مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال صاحب واقف زندگی کے ساتھ قائم ہوا۔

خدماتِ جلیلہ

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال علی گڑھ کالج سے ایم۔ اے کرنے کے بعد جب قادیان آئے تو 1913ء میں آپ کو انگلستان میں جو بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا باقاعدہ مشن ہے بطور مربی وہاں جانے اور مشن قائم کرنے کا خصوصی اعزاز آپ کو نصیب ہوا۔ جون 1913ء سے لے کر اپریل 1918ء تک وہاں آپ مقیم رہے اور بڑی کامیابی کے ساتھ فریضہ حق ادا کر کے واپس آئے۔ پھر 1919ء میں دوبارہ انگلستان تشریف لے گئے اور مئی 1921ء تک وہاں مقیم رہے۔ اس دوران آپ نے حضرت مصلح موعود کی زیر ہدایت خاص لندن شہر میں ایک قطعہ زمین خریدا جس پر بعد ازاں بیت الفضل لندن تعمیر ہوئی۔

یہ جگہ آپ نے 1920ء میں خریدی تھی اور اس کی اطلاع آپ نے بذریعہ تار حضرت مصلح موعود کو دی تو اس وقت حضرت صاحب ڈلہوزی میں مقیم تھے اس خبر سے آپ کو بڑی خوشی ہوئی اور اس خوشی میں آپ نے اپنے خدام کو دعوت چائے دی۔ اس تقریب کا ذکر مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

"آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب کی کہ آپ نے بیت لندن کے لئے وہ مکان اور جگہ خریدی جس جگہ آج سبز گنبد والی (بیت) دور سے اپنی امتیازی دینی شان کے ساتھ نظر آتی ہے...... یہ جگہ آپ نے 1920ء میں خریدی تھی اور اس کی اطلاع بذریعہ تار حضرت خلیفہ ثانی کو دی تھی جبکہ حضرت صاحب ڈلہوزی میں مقیم تھے آپ نے اس خبر کو سن کر غیر معمولی طور پر از حد خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور اس خوشی میں آپ نے اپنے خدام کو ڈلہوزی کے ایک نہایت پر فضا مقام ڈیالکنڈ میں دعوت چائے دی اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی شعر اس خوشخبری کے تعلق میں کہے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے بھی نظم ارشاد فرمائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نظمیں بھی بہت پسند کی گئیں۔"

(الفضل 2 مارچ 1960ء)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں لندن شہر میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے قطعہ زمین خریدنے کی سعادت بخشی وہاں آپ کو بیت الفضل کی سنگ بنیاد کی تقریب سعید میں شامل ہونے کا بھی شرف و اعزاز حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے لکھتے ہیں۔

"1924ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ تشریف لے گئے تو اس تاریخی سفر میں آپ (حضرت فتح محمد صاحب چوہدری) کو حضرت صاحب کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ اس سفر میں حضرت صاحب نے بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا تو آپ کو اسی تقریب میں شمولیت کرنے کا موقع ملا۔ گویا بیت الفضل لندن کی تعمیر کے دو ابتدائی مراحل قطعہ زمین کی خرید اور سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔"

(الفضل یکم مارچ 1960ء)

ملکانہ میں خدمات

انگلستان سے واپس آنے کے بعد ملکانہ کے علاقہ میں امیر المجاہدین کی حیثیت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ آپ میں دعوت الی اللہ کا بہت زیادہ جوش اور عزم پایا جاتا تھا اس بارے میں محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے تحریر فرمایا۔

"میری ان سے سب سے پہلی ملاقات 1908ء میں ہوئی تھی جبکہ وہ کالج میں تعلیم پا رہے تھے اور آخری ملاقات گزشتہ جلسہ سالانہ سے صرف دو روز قبل ہوئی تھی۔ جو بات مجھے ان کی آخری ملاقات میں بھی نمایاں نظر آئی وہ آپ کا دعوت الی اللہ کے سلسلے میں لامتناہی جوش تھا اسی طرح کا جوش و عزم ان میں 1908ء میں بھی موجود تھا۔ پھر اس قدر لمبے زمانہ میں جو نصف صدی سے زیادہ ہوتا ہے آپ نے اپنے عمل سے ثابت کردکھایا کہ آپ واقعی سلسلہ کے بہادر سپاہی اور جرنیل تھے۔"

(الفضل 2-مارچ 1960ء)

اسی ضمن میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا۔

"احمدی مجاہدین جو سینکڑوں کی تعداد میں کام کرتے تھے ان سب کے امیر حضرت فتح محمد صاحب سیال تھے۔ امیر المجاہدین کا کیمپ آگرہ میں تھا جو مجاہدین کام کرنے کے لئے جاتے وہ پہلے آگرہ پہنچتے پھر موصوف امیر المجاہدین سے ہدایت حاصل کرکے مختلف مقامات پر چلے جاتے۔ میں نے بھی اڑھائی سال تک کام کیا اور میں آپ کے ہمراہ آگرہ میں رہتا تھا اور جہاں کہیں جلسہ یا مناظرہ ہوتا آپ کی ہدایت کے ماتحت میں وہاں چلا جاتا۔ اس تمام عرصہ میں مجھے یاد نہیں کہ آپ کی طرف سے مجھے شکایت کا موقع ملا ہو۔"

(الفضل 6 مارچ 1960ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خراج تحسین

آپ کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کی خدمات جلیلہ کا ذکر فرمایا اور ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ فرمایا۔

"چوہدری فتح محمد صاحب سیال فوت ہوگئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود...... ان سے بہت محبت کرتے تھے رات کے وقت تار دینے کی ضرورت پڑتی تو ان کو ہی بٹالہ بھجوایا کرتے تھے جب خواجہ صاحب کو انگلستان میں مشکلات پیش آئیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ان کو ان کی مدد کے لئے بھجوایا تھا۔ ڈاکٹر عبیداللہ صاحب امرتسری نے واپس آکر ان کی بڑی تعریف کی کہ بہت صالح آدمی ہیں جب میں نے تشحیذ الاذہان جاری کیا تو جن لوگوں نے ابتداء میں میری مدد کی ان میں یہ بھی شامل تھے۔ ملکانہ تحریک ساری انہوں نے چلائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے داماد بھی تھے۔ پٹی اور قصور کے بڑے زمیندار خاندان میں سے تھے۔ بچپن سے میرے ساتھ کام کیا۔

(الفضل 2-مارچ 1960ء)

صدر انصار اللہ و قائد دعوت الی اللہ

حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بعد 49‘48ء دو سال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کا تقرر بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منظور فرمایا نیز آپ کو 43ء تا 47ء متواتر چار سال تک بطور قائد دعوت الی اللہ کام کرنے کی سعادت ملی۔ ان دونوں باتوں کا ذکر تاریخ انصار اللہ میں ص 310‘311 پر درج ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عوامی نمایاں خدمات

1946ء میں آپ پنجاب اسمبلی کے بھی رکن منتخب ہوئے اور اس حیثیت سے آپ نے نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ ملکی تقسیم کے وقت قادیان میں آپ گرفتار کر لئے گئے اور اس طرح آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔

اس بارے میں مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی لکھتے ہیں۔

"مظلوم کی امداد ایسے رنگ میں فرماتے تھے کہ مظلوم کا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہو۔ بعض دفعہ ہندو یا بعض سکھ اپنے گاؤں کے کمیوں یا غریب لوگوں پر ظلم کرتے تھے تو خود ان لوگوں کے پاس جاتے اور ان کو روکتے کہ یہ طریق پسندیدہ نہیں کہ آپ غریبوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اکثر دفعہ وہ ہندو یا سکھ زمیندار آپ کی بات مان لیتے تھے لیکن اگر وہ باز نہ آتے تو آپ پورے زور سے غرباء کی امداد فرماتے اور بعض دفعہ دن رات ایک کر دیتے۔ اس امداد میں مذہب وغیرہ کی کوئی قید نہ ہوتی تھی۔ صرف مظلوم کی امداد آپ کی غرض ہوتی تھی خواہ وہ مظلوم کسی ہی مذہب کا کیوں نہ ہو۔

حضرت چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت بہادر دل عطا فرمایا ہوا تھا۔ 1947ء کے شروع میں بعض جگہوں میں فسادات شروع ہو گئے تو آپ نے اپنے علاقے میں دورے کر کے تمام مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ حالات جلد جلد بدل رہے ہیں تم لوگ تیاری کر لو تا آخر وقت میں نقصان نہ اٹھائیں۔ خطرناک مقامات میں جانے سے دریغ نہ کرتے تھے اس ضمن میں ایک دفعہ بیان کیا کہ میں چوہدری والے کی طرف سے آ رہا تھا تو پنج گرائیں میں ایک قافلہ مسلمانوں کا جو موضع کوہالی کی طرف سے آ رہا تھا اس پر سکھوں نے حملہ کر دیا۔ اس وقت ادھر میں عین موقع پر پہنچ گیا۔ میں نے ان کو تسلی دی۔ ایک آدمی نے مجھے آ کر کہا کہ ہماری ایک لڑکی کو کچھ سکھ تانگے میں بٹھا کر ہم سے زبردستی چھین کر لے گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے سمت بتائی۔ میں نے ڈرائیور کو کہا کہ موٹر ان کے پیچھے جلد دوڑاؤ۔ جب ہم گاؤں سے نکلے تو وہ تانگہ ہم نے دیکھ لیا۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں ہم نے ان کو جا لیا۔ وہ لڑکی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ چنانچہ لڑکی لا کر اس کے والدین کے سپرد کر دی اور خود اس قافلہ کے ساتھ بٹالہ تک گیا اور ان کو کیمپ میں چھوڑ کر واپس آیا۔

(الفضل 9- مارچ 1960ء)

ذاتی اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے فرماتے ہیں۔

"آپ کو دعوت الی اللہ کا غیر معمولی عشق تھا۔ انہیں خدا نے دعوت الی اللہ کا ملکہ بھی ایسا عطا کیا تھا کہ بہت جلد اپنی گفتگو سے دوسرے کا دل جیت لیتے تھے اور زمینداروں پر تو گویا ان کا جادو چلتا تھا۔

"بڑے مجاہد' نڈر اور بہادر مربی ہونے کے علاوہ تہجد گزار' نوافل کے پابند اور دعاؤں میں بہت شغف رکھنے والے بزرگ تھے۔ وہ صاحب کشف ورؤیا بھی تھے۔

"میں جن دوستوں اور بزرگوں کو عموماً دعا کے لئے لکھا کرتا تھا ان میں چوہدری صاحب موصوف کا نام بھی شامل تھا۔"

(الفضل یکم مارچ 1960ء)

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے آپ کے شمائل و خصائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وہ بہت ہی وسیع القلب اور اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے ساتھیوں اور ماتحتوں کی تکلیف سے انہیں سخت صدمہ ہوتا تھا مگر سلسلہ اور دین کے لئے مجسم غیرت تھے۔"

(الفضل 5- مارچ 1960ء)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا۔

آپ نہایت فراخ وسیع الحوصلہ تھے اور اپنے رفقاء کار سے محبت کا سلوک کرتے تھے۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ پیچ در پیچ طبیعت رکھنے والوں سے سخت متنفر تھے۔ صاف گو تھے۔ جو بات حق خیال کرتے وہ برملا کہہ دیتے۔ بلند عزائم رکھتے۔ سلسلہ کے وقار کے لئے غیرت رکھتے تھے۔ افسوس ہے کہ ہم ایک مخلص رفیق کار سے محروم ہو گئے ہیں۔

(الفضل 6 مارچ 1960ء)

مکرم شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام نے فرمایا۔

آپ سلسلے کے جملہ خدام کو انتہائی عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے۔ آپ کا سینہ صاف اور کشادہ تھا۔ وہ خدام سلسلہ کی زندگی کے اتار چڑھاؤ کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ اس لئے ان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا کرتے۔ وہ سب کو یکساں ملتے۔ وہ ظاہری تکلفات اور ٹیپ وٹاپ سے کلیۃً عاری تھے اس وجہ سے آپ انتہائی محبوب اور مقبول تھے۔ ان سے مل کر ہر ایک کو خوشی حاصل ہوا کرتی تھی.....

(الفضل 11 مارچ 1960ء)

مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی فرماتے ہیں۔

آپ کے اندر بدظنی کا مادہ بالکل نہیں تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ آ کر مجھے دھوکا دے جاتے ہیں جس طرح آ کر کوئی مجھ سے بات کرتا ہے میں اس پر یقین کر لیتا ہوں کہ یہ شخص ٹھیک ہی کہتا ہو گا۔ میرا خیال اس طرف جاتا ہی نہیں کہ یہ شخص غلط بیانی بھی کر سکتا ہے......

غیرت

آپ میں غیرت و حمیت کا مادہ اتم طور پر پایا جاتا تھا۔ آپ کسی کے آگے جھکنا نہیں جانتے تھے چنانچہ ان کا واقعہ ہے کہ جب ان کو پولیس گورداسپور جیل میں لے گئی اور نظر بند کر دیا تو ایک دفعہ جیل میں محکمہ جیل کا سب سے بڑا افسر آیا وہ ہمارے پاس بھی آیا تو اس نے باتوں ہی باتوں میں چوہدری صاحب سے کہا کہ اگر آپ مجھے ایک درخواست لکھ دیں تو میں آپ کے لئے اے کلاس کی سفارش کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس حکومت کے سامنے کوئی درخواست کرنے کو تیار نہیں۔ کیا میں اپنی تاریخ خراب کر لوں۔ ہمارے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ کیا حرج تھا اگر درخواست دے دی جاتی مگر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ جس حکومت کو خود خیال نہیں اس کے آگے درخواست کرنا میں تو اپنی غیرت کے خلاف سمجھتا ہوں۔

(الفضل 20 مارچ 1960ء)

جذبہ ہمدردی

آپ میں خدا تعالیٰ نے جذبہ اخوت ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اس کے متعلق آپ کے ڈرائیور مکرم احمد خاں صاحب لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ قصور جاتے ہوئے للیانی تھانہ کے عین سامنے ایک شخص ہماری جیپ سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا۔ چوہدری صاحب کو اس واقعہ کا اتنا دکھ ہوا اور اس قدر احساس ہوا کہ آپ چیخ اٹھے "اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے" پھر آپ نیچے اترے۔ زخمی نوجوان کو اٹھایا۔ جیپ میں ڈالا اور ہسپتال پہنچایا اور وہاں داخل کروایا۔ بعد ازاں اکثر اس شخص کا ذکر نہایت درد سے کیا کرتے تھے۔ کہ بیچارے کو ہماری وجہ سے چوٹیں آئیں۔

(الفضل 3- اپریل 1960ء)

وفات- جنازہ- تدفین

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال 28 فروری 1960ء کو صبح ساڑھے نو بجے جبکہ آپ ناظر اصلاح وارشاد کے عہدہ پر فائز تھے کہ دوران کام آپ کو دل کا دورہ ہوا اور آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اسی روز ساڑھے چار بجے سہ پہر کے بعد دار الضیافت کے سامنے گھاس کے میدان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں سلسلہ کے کارکنان' رفقاء کرام کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ پھر جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ محترم میاں صاحب نے دور تک جنازے کو کندھا دیا پھر قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کرائی۔

(الفضل یکم مارچ 1960ء)

آپ نے اپنے پیچھے پانچ فرزند اور آٹھ صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔

ایک اہم پیغام

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات کے موقع پر جو پیغام احباب جماعت کے نام تحریر فرمایا۔ اس کا آخری حصہ یہاں درج کیا جائے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کر سکیں۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"جب سے محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات ہوئی ہے۔ میرا دل ہر لحظہ اور ہر آن اس فکر و غم کا شکار ہو رہا ہے کہ چوہدری صاحب کی موت کو تو ہم بالآخر رو رو کر بھلا دیں گے مگر اس خلا کو کس طرح پورا کیا جائے ان کے بعد دعوت الی اللہ کے میدان میں اس وقت ملک کے اندر بظاہر اس دھن اور لگن کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جو خدا کے فضل سے چوہدری صاحب کو گویا "جنون" کی حد تک حاصل تھا.... پس میں جماعت کے نوجوانوں کی خدمت میں بڑے دردمند دل کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اپنے اندر اشاعت دین حق کا جذبہ پیدا کریں جسے دنیا جنون قرار دیتی ہے مگر خدا کی نظر میں اس سے بڑھ کر کوئی فرزانگی نہیں۔ بالآخر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ ڈرا دینے والا شعر یاد رکھو کہ۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(الفضل 9- مارچ 1960ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے

بقیہ صفحہ 3

شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بیلجیئم سے برسلز میں بیت الذکر و مشن ہاؤس کے لئے زمین کی خرید کے متعلق استفسار فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ رات کو حضور کا قیام مشن ہاؤس میں رہا۔

26- مئی 1998ء کو صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ایک بنگالی دوست مکرم فیروز احمد بائل صاحب نے حضرت صاحب کے دست مبارک پر قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ یہ دوست قبل ازیں حضور انور کے دورۂ بیلجیئم کے دوران منعقد ہونے والی مجالس سوال و جواب میں شامل ہو چکے تھے لیکن دلچسپی لینے کے باوجود احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں یہ سعادت بھی عطا فرمائی کہ حضور انور نے ان کی درخواست قبول فرماتے ہوئے ان سے بیعت لی اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز انہیں مبارک فرمائے اور ثبات قدم عطا فرمائے۔

بیلجیئم سے روانگی اور لندن میں تشریف آوری

قریباً ایک گھنٹے کے بعد حضور انور نے دعا کے ساتھ بیلجیئم سے برطانیہ تک کے اپنے سفر کا آغاز فرمایا اور فیری کے ذریعہ قبل از دوپہر بخیر و عافیت بیت الفضل لندن تشریف لے آئے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت حسب ذیل افراد کو اس سفر کے دوران اپنے قافلہ میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائی۔ (۱) مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) (۲) مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب (۳) مکرم بشیر احمد صاحب (۴) مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت) (۵) مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب (۶) مکرم رانا نعیم الدین صاحب (۷) مکرم نعیم احمد زاہد صاحب (۸) خاکسار محمود احمد ملک۔

رپورٹ محمود احمد ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

سربیا کاموجودہ صدر اور سربیا کے بگڑتے ہوئے حالات

سربیا کاموجودہ صدر سلوبوڈان مائیلو سیوک جو کہ 1987ء تک کمیونسٹ پارٹی کا ایک معمولی عہدیدار تھا سربوں کے تعصب اور مسلمان دشمنی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سربوں کا لیڈر بن گیا۔ اس کی لیڈری عظیم سربیا کے نعرے کی مرہون منت تھی لیکن اس نے بوسنیا اور کروشیا کے خلاف جو جنگ لڑی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سربیا عظیم بننے کی بجائے مکمل طور پر پارہ پارہ ہو گیا۔ یوگوسلاویہ کے تمام غیر سرب علاقوں کی آزادی کی ضمانت تمام دنیا نے دی اور سلوبوڈان مائیلو سیوک کو شرمندگی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ اس بے فائدہ اور ظالمانہ جنگ میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔ بے شمار اپنے گھروں سے بے گھر کر دئے گئے اور دوسرے علاقوں اور ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ کئی گاؤں اور شہر تباہ و برباد ہو گئے۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ سرب قوم اور دیگر علاقوں کے لوگوں میں نفرت کی ایک ایسی دیوار کھڑی ہو گئی جو خدا جانے کب اور کس طرح گرائی جا سکے گی کروشیا اور بوسنیا میں خانہ جنگی تو ختم ہو چکی ہے لیکن ان قوموں میں آپس میں جو بد اعتمادی پیدا ہو چکی ہے جو مائیلو سیوک کی نفرت کی سیاست کی پیداوار ہے اس کو ختم کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ اور ایک بہت بڑی تگ و دو کی ضرورت ہو گی۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس ناکام تجربے کے بعد مائیلو سیوک اپنی سوچ کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا اور عظیم سربیا کے منصوبے کو ترک کر کے بچے کھچے سربیا کو متحد اور مستحکم کرتا لیکن افسوس کہ اس نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور ایک دفعہ پھر سربیا کے لوگوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے تاکہ اس کا اقتدار قائم رہے اور وہ ان جرائم کی سزا سے بچا رہے جو اس کی وجہ سے کروشیا اور بوسنیا میں کئے گئے اور جن کی چھان بین کے لئے عالمی عدالتیں مصروف کار ہیں۔

اس دفعہ اس کا نشانہ کسووو کا علاقہ ہے جس میں البانوی نژاد مسلمانوں کی تعداد 90 فیصد ہے اور سربوں کی صرف دس فیصد اور ان دس فیصد میں بھی زیادہ ایسے ہیں جو کہ کسووو میں سرکاری مراعات اور نوکریوں کے لالچ میں قیام کر رہے ہیں۔ لیکن حالات کے مزید خراب ہونے پر واپس سربیا جانا پسند کریں گے۔

بوسنیا اور کروشیا کے خلاف مہم جوئی سے پہلے تو عظیم سربیا کے نعرے میں شائد کوئی کشش ہو سکتی تھی۔ کہ یوگوسلاویہ سے کٹ کر علیحدہ ہو جانے والے علاقوں کو دوبارہ سربیا کا حصہ بنایا جائے۔ لیکن اس میں ناکامی کے بعد پھر اسی گھسے پٹے نعرہ کو کسووو کے خلاف استعمال کرنا ایک بہت بڑی بیوقوفی ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ 1998ء میں اس نعرے کا باقی کیا رہ گیا ہے کہ اس کو دوبارہ استعمال کیا جا سکے۔ کسووو میں 10 فیصد سرب آبادی کے مقابلے میں 90 فیصد مسلمان آباد ہیں۔ ایسی صورت میں اتنی بڑی آبادی کا مکمل قلع قمع یا ان کو ملک بدر کر دینا اتنا آسان مسئلہ نہیں ہو سکتا کسی نہتی آبادی پر فوج کے ذریعے ظلم و ستم کا بازار تو گرم کیا جا سکتا ہے لیکن ان کے علاقے پر مستقل حکومت کا خیال کم از کم اس زمانے میں بالکل ناقابل عمل ہے۔

مائیلو سیوک صرف اپنی حکومت کو قائم رکھنے اور اقتدار کی مدت کو مزید لمبا کرنے کے لئے روز کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کرنے میں مہارت رکھتا ہے۔ اور ایسے ناقابل عمل نعروں سے اپنی قوم کو بے وقوف بنانے کا ماہر ہے۔ اس نے سربوں کو یقین دلا دیا ہے کہ سربیا خطرے میں ہے اور دشمنوں سے گھرا ہوا ہے۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہ تھی لیکن اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ سربیا اب ہر طرف سے دشمن علاقوں اور حکومتوں سے گھرا ہوا ہے۔ کروشیا اور بوسنیا کی خانہ جنگی سے پہلے ان ملکوں میں سربوں کی کافی تعداد تھی جو سربیا کے لئے ایک ڈھال تھے لیکن اب جبکہ یہ علاقے سرب آبادی سے تقریباً پاک ہو چکے ہیں تو سربیا کے لئے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اور یہ سب مائیلو سیوک کا کیا دھرا ہے۔ اور مستقبل میں وہی سربیا کی تباہی کا ذمہ دار گردانا جائے گا۔

مائیلو سیوک کی اس نئی شرارت کے نتیجہ میں ایک وسیع تر بلقان کی جنگ شروع ہونے کا احتمال بڑھ گیا ہے۔ البانیہ۔ مقدونیہ اور مونٹے نیگرو کے وہ حصے جن میں البانوی نژاد مسلمانوں کی اکثریت ہے اس جنگ میں حصہ لینے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ کسووو کی لبریشن آرمی جو کہ تمام تر گوریلوں پر مشتمل ہے چند ہی ماہ میں ایک مضبوط طاقت بن چکی ہے اور وسطی کسووو کے 30 فیصد پر اس کا قبضہ ہے اور اس کو البانیہ سے ہر قسم کی مدد مل رہی ہے۔ اور یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی فوج بھی گوریلا جنگ میں مکمل فتح حاصل نہیں کر سکتی۔

بہرحال یورپ اور امریکہ کے لئے ابھی بھی وقت ہے کہ وہ اس شخص کے پنجہ سے کروڑوں انسانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے جلد از جلد کوئی فیصلہ کن اقدام کریں اگرچہ ان مصلحتوں کی ماری ہوئی طاقتوں سے اس کی امید کم ہے لیکن۔ اگر انہوں نے بوسنیا کی جنگ کی طرح صرف تماشائی بنے رہنے پر اکتفا کیا تو حالات کافی بگڑ بھی سکتے ہیں جن پر بعد میں قابو پانا از حد مشکل ہو جائے گا۔ اور ایسی پالیسی پر عمل کرنے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہو گا کہ ایک دفعہ پھر سلوبوڈان مائیلو سیوک کے حوصلے بڑھیں گے اور وہ صرف اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے انسانیت کے خلاف جرائم کو جاری رکھے گا۔ اس لئے مائیلو سیوک کے خلاف بوسنیا کی خانہ جنگی سے شروع کر کے کسووو کی مہم جوئی تک کئے گئے تمام جرائم کی چھان بین اور اس کے مطابق منصفانہ فیصلہ اس مسئلے کا اصل حل ہے۔

☆......☆......☆......☆

لقمان احمد سلطان

طبّی معلومات

تپ دق-سل

○ تپ دق وہ بخار ہے جس سے حرارت اعضائے رئیسہ واصلیہ وغیرہ میں سرایت کر کے بدن کی رطوبت سکھا دے' یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو عمر کے کسی حصے میں بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر چودہ برس سے لے کر اکیس برس کے لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

اسباب مرض اصلی سبب تو اس کا مادہ سل یعنی جراثیم ٹیوبرکل ہی ہے لیکن کئی ایک دیگر باتیں بھی اس مرض کے پھیلانے میں مددگار ہوا کرتی ہیں۔

جرم سل غالباً جسم میں خاک اور دھول کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ اور یہ جرم (جراثیم) پھیپھڑوں تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں ورم پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات نمونیا۔ برونکائیٹس خون تھوکنے' پھیپھڑوں میں اجتماع خون اور کئی ایک خارجی اشیاء مثلاً کوئلے' لوہے یا سلیٹ کے خاک کے ساتھ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلول والدین کے بچوں میں بھی یہ مرض چلا جاتا ہے۔ نیز ناکافی اور ردی غذا اور گندی ہوا نمدار مکانات اور مفلسی وغیرہ ایک طرف اور عیاشی وغیرہ دوسری جانب اس موذی مرض کے پیدا کرنے میں معاون اور مددگار ہوا کرتے ہیں۔

تپ محرقہ-میعادی بخار

○ یہ ایک قسم کا میعادی بخار ہے' جس کی میعاد عموماً اکیس دن تک گنی جاتی ہے۔ اس بخار میں انتڑیوں پر زیادہ اثر ہوا کرتا ہے اور سفید دانے خشخاش کی مانند جسم پر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دانے عموماً چھاتی پیٹ اور پشت پر نظر آتے ہیں۔ اس بخار میں سخت کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ دبانے سے شکم درد کرتا ہے' اور انتڑیوں میں سوزش واقع ہو کر دکھنے لگتی ہیں۔ اور اسہال عموماً متعفن و بدبودار آیا کرتے ہیں۔

اسباب مرض گندہ اور متعفن پانی اس مرض کے زہر کے پھیلانے اور ترقی دینے میں مددگار و معاون ہوا کرتا ہے۔ اس بخار کا زہر مریض کے بول و براز میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ پینے کے پانی میں کسی وجہ سے پہنچ جاتا ہے۔ اور تندرست اشخاص جب یہ پانی پیتے ہیں۔ تو ان کے اندر یہ زہر داخل ہو کر اس بخار کے پیدا کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ یا یہ زہر مکھیاں' مچھر وغیرہ پھیلاتے ہیں۔

جذام-کوڑھ

○ یہ ایک مزمن متعدی مرض ہے' جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں وغیرہ کے جوڑوں میں ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے پورے جھڑ کر مریض لنگڑا' لولا ہو جاتا ہے اور مریض کی شکل بڑی گھناؤنی ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا کرم (کیڑا) ہوتا ہے جسے ڈاکٹری اصطلاح میں "بیسی لس لیپری" یعنی جرثومہ جذام کہتے ہیں۔ یہ کیڑا مریض کے زخموں میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض کی چھوت بیمار سے تندرست کو لگ جاتی ہے۔ نیز جو لوگ غلیظ اور کثیف رہتے ہیں وہ اکثر اس مرض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

بعض محققین کی یہ بھی رائے ہے کہ جو لوگ خشک اور سڑی ہوئی مچھلی کھاتے ہیں وہ اس مرض میں اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔

چیچک

○ یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے' جس میں تین دن کے بعد چیچک کے مخصوص دانے نکلتے ہیں۔ یہ دانے پہلے چہرے' پیشانی اور کلائیوں پر اور پھر دو دن میں سارے بدن میں رطوبت بھر جاتی ہے۔' جو چھ سات دن میں پیپ میں بدل جاتی ہے۔

مریض کو 104 یا اس سے بھی زیادہ بخار ہو جاتا ہے' تین چار دن کے بعد دانے خشک ہونے لگتے ہیں۔ جو ایک ڈیڑھ ماہ تک اترتے رہتے ہیں۔ ابتداء میں لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے سر درد بھی شروع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات بے ہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ کمر میں درد اور قے کا آنا بھی ابتداء میں خاص علامات ہیں۔

اسباب مرض یہ مرض چھوت سے ہو جاتا ہے' چیچک کی رطوبت اور مریض کے تنفس کے ذریعے اس مرض کی چھوت دوسروں میں پھیلتی ہے۔ نیز مریض کے پاس بیٹھنے سے اور اس کے لباس کو چھونے سے اس کے جراثیم پھیل جاتے ہیں۔

ذیابیطس

○ اس مرض کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔
1۔ ذیابیطس شکری یا حاد
2۔ ذیابیطس سادہ یا کثرت بول
چنانچہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

ذیابیطس شکری۔ بول شکری اس مرض میں پیشاب میں شکر خارج ہوتی ہے اور پیشاب بھی بکثرت آتا ہے۔ اور مریض کی صحت عامہ خراب ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بچپن میں نہیں ہوتا۔ عموماً 25 یا 30 برس کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ نیز مردوں کو بمقابلہ عورتوں کے زیادہ یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض شیریں اشیاء اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاستہ دار غذا' بکثرت کھانا پینا اور ورزش نہ کرنا یا ورزش کے بعد جبکہ جسم ابھی گرم ہی ہو یکایک ٹھنڈا پانی پینا یا بہت دماغی محنت کرنا' کثرت بھوک' فکر و غم یا دیگر امراض کا ہونا اس مرض کے اسباب ہیں۔ بعض طبی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ لبلبہ یعنی پینکریاز کا چھوٹا رہ جانا یا اس میں ناقص رطوبت کا پیدا ہونا بھی ایک سبب ہے۔ کبھی آتشک یا نقرس کے بعد یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اور گاہے گاہے میعادی بخار یا ملیریا بخار یا شدید نمونیہ کے بعد بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

الغرض۔

1۔ جب یہ مرض زیادہ میٹھا وغیرہ کھانے اور انتڑیوں میں فتور کی وجہ سے واقع ہو تو اسے ذیابیطس معدی کہتے ہیں۔

2۔ جب جگر کی خرابی یعنی کھانے پینے میں بد پرہیزی یا شراب خوری کی وجہ سے ہو تو اس کو ذیابیطس جگری کہتے ہیں۔

3۔ جب کثرت محنت دماغی بھوک یا سر یا ریڑھ وغیرہ پر صدمہ پہنچنے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو اسے ذیابیطس عصبی کہتے ہیں۔

ذیابیطس سادہ۔ کثرت بول اس مرض میں پیشاب بہت آتا ہے' لیکن وہ صاف اور بلا رنگ کے ہوتا ہے پیاس شدت کی لگتی ہے۔ جسم کی جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ اور مریض کو جسمانی و دماغی کمزوری بہت محسوس ہوتی ہے۔

مرض ذیابیطس کی مندرجہ ذیل پانچ علامات خاص ہیں:۔

1۔ پیشاب کا بار بار آنا اور مقدار میں زیادہ آنا۔

2۔ شدت کی پیاس لگنا۔

3۔ بھوک بہت لگنا۔

4۔ لاغرو کمزور ہوتے جانا۔

ذیابیطس سادہ یا کثرت بول کے اسباب بھی تقریباً وہی ہیں جو ذیابیطس شکری یا بول شکری میں بیان ہوئے ہیں۔

ذوسنطاریا۔ ڈائی سینٹری۔ پیچش

○ اس مرض میں بڑی آنتوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور اکثر ان کی اندرونی سطح پر زخم ہو جاتے ہیں۔ اور مروڑ کے ساتھ بار بار پاخانہ جانے کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانہ کے ساتھ خون آمیز آؤں یا صرف خالص آؤں ہی آتی ہے بعض اوقات بخار بھی ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اجابت کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے اور کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اسباب مرض اس مرض کا باعث ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں "امیبا ڈسنٹریائی" کہتے ہیں۔ یہ کیڑا مریض کے براز میں پایا جاتا ہے اور مکھیوں کے ذریعے تندرست اشخاص تک پہنچتا ہے۔

اس مرض کے اسباب مستعدی اور مئویدہ یہ ہیں۔

1۔ موسم میں یکایک اور بہت تیزی تبدیلی واقع ہونا۔ مثلاً دن کو بہت زیادہ گرمی اور رات کو بہت ٹھنڈ ہو جانا۔

2۔ گندہ پانی یا کچا دودھ پینا۔

3۔ کچے پھل یا کچی اور ثقیل غذا کھانا۔

4۔ باسی گوشت اور سڑی مچھلی یا زیادہ انڈے کھانا۔

5۔ غلیظ اور تنگ مکانات یا زیادہ گنجان آبادی میں رہنا۔ کبھی کبھی یہ مرض وباء کی صورت میں بھی پھیلا کرتا ہے۔ نیز گرم ممالک میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔

زحیر کاذب

○ زحیر کاذب' جھوٹی پیچش کو کہتے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ اگر پیچش کا سبب خشک پاخانہ ہو' جو آنتوں میں رک جاتا ہے اور جسے طبیعت خارج کرنا چاہتی ہے اور وہ نہیں نکلتا' لیکن آنتوں کی رطوبت خارج ہوتی ہے تو اسے زحیر کاذب کہتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو اسپغول اور اس قسم کے دوسرے تخم کھلائے جائیں تو وہ خارج نہیں ہوتے۔

سنگ مثانہ

○ اس مرض میں مثانہ کے اندر ریگ یا پتھری پیدا ہو جاتی ہے' اکثر اوقات تو گردے میں پیدا شدہ پتھری مثانہ میں آجاتی ہے اور وہاں یہ قد میں بڑھ جاتی ہے لیکن کبھی کبھی یہ پتھری مثانہ میں ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں یہ ہوتا ہے کہ جب پیشاب کی حالت غیر معمولی ہو جاتی ہے تو اس کی تہہ میں معدنی قسم کا تلچھٹ بیٹھ جایا کرتا ہے۔ یہ معدنی ذرات جو پیشاب میں تہہ نشین ہوتے ہیں کبھی تو یہ الگ الگ پڑے رہتے ہیں۔ (ایسی حالت میں اس کو ریگ مثانہ کہتے ہیں) اور کبھی ان ذرات بول کے باہم ملنے سے کنکریاں یا پتھریاں بن جاتی ہیں۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم احمد دین صاحب ولد مکرم مہرالدین صاحب نے فروری 91ء میں ساکن اسلام نگر پل مانگا سے وصیت کی تھی۔ گذشتہ چار سال سے عدم رابطہ ہیں۔ اگر وہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1 عالمی بیعت

بیعت کے الفاظ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا سب لوگ اللہ کے حضور سجدہ تشکر ادا کریں۔ چنانچہ حضور کی اتباع میں سب نے ایک طویل سجدہ ادا کیا اور احمدیہ ٹیلی ویژن پر بیعت کا پروگرام لائیو دیکھنے والوں نے بھی اپنے مراکز' بیوت الذکر' اور گھروں میں سجدات ادا کئے۔

جلسہ برطانیہ میں ہونے والی اس عالمی بیعت کے موقع پر دنیا بھر کے نو احمدی اپنے اپنے ملک اور علاقے میں ایم ٹی اے کی وساطت سے اس پروگرام میں شامل ہوئے اور اپنے اپنے مقامات پر حضرت صاحب کی بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اور دیگر جملہ احمدیوں نے تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جلسہ گاہ میں جہاں مختلف زبانیں بولنے والے احباب ترتیب سے بیٹھے وہاں مختلف زبانوں کے بینرز بھی لٹک رہے تھے تاکہ مختلف زبانوں کی شناخت میں آسانی ہو۔ دنیا کے تمام احمدیوں کو اس عالمی بیعت کی تقریب اور اس میں شرکت مبارک ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

گئی کہ ربوہ کے ہر گھر میں یہ پیغام پہنچ جائے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فلاں فلاں پروگرام فلاں فلاں وقت آئیں گے۔

31۔ جولائی سے 2۔ اگست تک ربوہ میں اجتماعی تہجد کا پروگرام جاری رہا۔ صبح منہ اندھیرے اطفال صلّ علیٰ کرتے ہوئے احباب و خواتین کو تہجد کے لئے جگاتے رہے۔

حضرت صاحب کے جلسہ کے تمام خطابات کے وقت ربوہ کے تمام بازار بند رہے۔ اور گلیاں سنسان رہیں۔ مگر بیوت الذکر اور ڈش اینٹینا کے مراکز بھرے ہوئے تھے۔ لوکل انجمن احمدیہ کی پیٹرول ٹیمیں بازاروں اور محلوں کا گشت لگا کر یہ توجہ دلاتی رہیں کہ کوئی فرد بشر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور زندگی بخش خطابات سننے سے محروم نہ رہے۔

جلسہ سالانہ لندن کی آمد کے دن ربوہ میں خصوصاً ڈشوں کی تنصیب کی رفتار کئی گنا تیز ہو جاتی ہے۔ ایک ڈیلر نے بتایا کہ معمول میں دو تین ڈشیں روزانہ نکل جاتی تھیں لیکن جوں جوں جلسے کے دن قریب آتے گئے تعداد میں اس تیزی سے اضافہ ہوا کہ ایک ایک دن میں 30 سے 35 ڈشیں فروخت ہوتی رہیں۔

ربوہ کے گھروں میں جلسہ سالانہ کی مناسبت سے خصوصی اہتمام کیا گیا۔ جن گھروں میں ڈشیں لگی ہیں انہوں نے جلسہ کے پروگراموں کو سننے والوں کے استقبال کے لئے گھروں کی خصوصی صفائی ستھرائی کی۔ اچھے کھانے پکائے اور اچھے کپڑے پہنے گئے۔ بیوت الذکر اور ڈش کے مراکز میں خصوصی اہتمام کے ساتھ جلسے کے پروگرام دیکھنے والوں کے لئے جگہیں بنائی گئیں۔ پہلے دن اللہ کی رحمت سے موسم بھی بہتر تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ لہذا اکثر جگہوں پر ٹی وی صحنوں میں نکال لئے گئے اور نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اہل ربوہ نے پیارے آقا اور محبوب امام ایدہ اللہ کے ہنستے مسکراتے' روحانی جذب و کشش سے بھرپور چہرے کی زیارت کی۔ آپ کے زندگی بخش خطابات سے شاد کام ہوئے اور ایمانوں میں ایک نئی تازگی اور نئی زندگی اور نئی شان حاصل حاصل کی۔

جلسہ برطانیہ کے دوسرے اور تیسرے دن شدید گرمی اور حبس تھا لیکن موسم کی ناگواری اہل ربوہ کے جوش و خروش پر کوئی اثر نہ ڈال سکی۔ شام ہوتے ہی اہل ربوہ اپنے کام ختم کر کے' خواتین جلد جلد کھانا پکانے سے فارغ ہو جاتیں اور بچے بڑے سب ٹی وی کے سامنے پہنچ جاتے۔

اہل ربوہ کی خصوصی خوشی کا موجب تیسرے دن کی عالمی بیعت تھی۔ پچاس لاکھ نئی روحوں کے مولا کریم کے آستانہ پر سجدہ ریز ہونے کی خوشی میں کئی محلوں میں دیگیں پکائی گئیں۔ بعض جگہوں پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ گھروں میں عالمی بیعت کی خوشی میں خصوصی کھانے اور مٹھائی لائی گئی۔ اہل ربوہ کی خوشی و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اللہ کی رحمتوں کی موسلا دھار بارش سے ہر احمدی اپنے ایمان میں نئی لذت اور سرشاری حاصل کر رہا تھا۔

تیسرے روز بھی حضور انور کا خطاب نہایت توجہ اور اہتمام سے سنا گیا۔ اور بڑے درد اور سوز کے ساتھ اہل ربوہ نے اجتماعی دعا میں اپنے امام کے ساتھ شرکت کی۔

احباب ربوہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عالمی نعروں میں بھی شریک ہوتے رہے۔ اور بلند آوازوں کے ساتھ توحید کے نعرے ربوہ کے گلی کوچوں میں سنائی دیتے رہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

طبّ یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
نور کاجل آنکھوں کے میک اپ' صحت اور خوبصورتی کیلئے
بے نظیر کاجل۔ کافی عرصہ سے نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں دستیاب ہے۔
تسلی کر کے خریدیئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎ : 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 3-اگست گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 سنٹی گریڈ
4-اگست غروب آفتاب 7-5
5-اگست طلوع آفتاب 5-24

عالمی خبریں

امدادی تنظیموں کے معاملے پر طالبان اور اقوام متحدہ کے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ طالبان نے کسی متبادل طریقے کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ افغان وزیر نے کہا کہ بات چیت عارضی طور پر معطل ہوئی ہے جبکہ اقوام متحدہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان امریکی تجویز پر براہ راست مذاکرات ناکام ہو گئے۔ فلسطینی ترجمان نے کہا کہ مذاکرات اسرائیل کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ناکام ہوئے۔ اسرائیل نے رویہ نہ بدلا تو مذاکراتی عمل سے الگ ہو جائیں گے۔ امریکہ اپنا کردار ادا کرے۔

جنوبی کوریا میں سیلاب سے 20-افراد ہلاک ہو گئے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن کو سیکس سیکنڈل کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے معمول کے مطابق پارٹی کے لئے چندہ کی مہم شروع کر دی ہے۔ وہ پر اعتماد اور پر سکون ہیں۔

شمالی افغانستان میں طالبان کی کامیابی جاری ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے شمالی اتحاد کے دو مضبوط مراکز پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کے دعوے کی آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہو سکی۔

بھارت کی بر سر اقتدار پارٹی بی جے پی کے صدر کوشا بھاؤ ٹھاکرے نے دعویٰ کیا ہے کہ کشمیر کی تحریک آزادی کو تین ماہ میں ختم کر دیا جائے گا۔ جن ذرائع سے سرکاری معلومات مجاہدین تک پہنچتی تھیں ان پر قابو پایا جا رہا ہے۔ ہندو باشندوں کو ہتھیاروں سے لیس کیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کی پابندیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عصمت عبدالمجید نے لیبیا جانے کا فیصلہ کر لیا ہے وہ بذریعہ طیارہ تیونس جائیں گے اور باقی سفر بذریعہ کار کریں گے۔ وہ لیبیا کے حکام سے لاکربی تنازعہ کو حل کرانے کے لئے امریکی اور برطانوی اقدامات پر بات چیت کریں گے۔

امریکی صدر کلنٹن نے اعتراف کیا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے بحران نے امریکی معیشت کو بھی متاثر کیا ہے۔ امریکی ترقی کا جزوی انحصار ایشیائی ملکوں کی معیشتوں کے مستقبل پر ہو گا۔ ماہرین نے بتایا ہے کہ امریکہ کی شرح ترقی 1.4 فیصد رہ گئی ہے جو تین سال میں سب سے کم ہے۔

امریکی وزیر دفاع نے جکارتہ میں انڈونیشیا کے صدر اور مسلح افواج کے سربراہ سمیت اعلیٰ حکام سے بات چیت مکمل کر لی انہوں نے کہا کہ انڈونیشی فوج کے ہاتھوں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی چھان بین کی ضرورت ہے۔

نئی دہلی میں جاپانی سفیر نے بیان کیا ہے کہ بھارت کو چین سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ دھماکے کر کے دوستوں کو دشمن بنا لیا۔ اگر چین سے خطرہ تھا تو مدد کے لئے امریکہ جاپان اور برطانیہ موجود تھے۔

جنگی جرائم میں ملوث ایک سرب لیڈر جیل میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گیا۔ اس کے خلاف 6-اگست کو مقدمے کی سماعت شروع ہونے والی تھی۔

لبنان کے روحانی رہنما شیخ محمد حسین فضل اللہ نے کہا ہے کہ امریکہ اسرائیل ترکی گٹھ جوڑ سے خطے میں ایرانی میزائیل پروگرام کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کے درمیان چند روز سے جاری شدہ جنگ میں اس وقت کمی آ گئی جب پاکستانی فوج نے جوابی کارروائی کی اور دشمن کی توپوں کو خاموش کر دیا۔ چوتھے روز کی جھڑپوں میں مزید 9-پاکستانی شہید و زخمی ہوئے۔

بھارتی آرمی چیف پاک بھارت جھڑپوں کے نتیجے میں صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے خود کنٹرول لائن پر پہنچ گئے۔ وادی نیلم اور کیل سیکٹر میں بھارتی گولہ باری جاری رہی۔ بھارتی فوج کی وحشیانہ گولہ باری سے بارونق سرحدی قصبے اجڑ گئے۔ چکوٹھی کے ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد زخمی یا شہید ہوا۔ پاک مسلح افواج کی جوابی کارروائی سے متعدد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مارٹر گولوں اور سنسناتی گولیوں سے علاقے کی فضا روشن رہی۔

بھارتی جارحیت پر احتجاج کرنے کے لئے بھارتی ہائی کمشنر کو اسلام آباد میں دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا۔ لیکن بھارت نے پاکستان کا احتجاج مسترد کر دیا اور الٹا الزام عائد کیا کہ کشیدگی کی ذمہ دار اسلام آباد حکومت ہے۔

امریکی سفیر متعینہ بھارت رچرڈ سلیسٹی نے کنٹرول لائن پر حالیہ پاک بھارت جھڑپوں اور کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت جنگ کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ سفیر موصوف نے کہا کہ یہ پریشان کن بات ہے کہ پاکستان اور بھارت اتفاقیہ ایٹمی ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں۔ دونوں ملکوں کے ایٹمی ہتھیاروں کا رخ ایک دوسرے کے دارالحکومتوں کی طرف ہے۔ بمبئی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حالات ٹھیک کرنے کی گارنٹی تو نہیں دی جا سکتی تاہم امید ہے کہ حالات جلد درست ہو جائیں گے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کا امکان بڑھ گیا ہے۔ ایسا ہوا تو ہم بھارت کو منہ توڑ جواب دیں گے۔ مذاکرات سے 50 سال میں کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو اب کیا نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کشمیری حریت پسندوں کی اخلاقی و سیاسی امداد مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی ہمیں ایٹمی قوت بننے سے نہیں روک سکا تو ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے پر کس طرح مجبور کر سکتا ہے۔

پاکستان کو ملنے والی انٹیلی جنس رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ بھارت پاکستان پر بھرپور جنگ مسلط کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ حالیہ اشتعال انگیزی کا مقصد پاک فوج اور عوام کا مورال چیک کرنا ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے دشمن کی جارحیت کا جواب دینے کے لئے جامع پروگرام بنا لیا ہے دوست ممالک کو صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم نواز شریف نے سری لنکا اور مالدیپ کے دورے سے واپسی پر لاہور ائرپورٹ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "بھارت اور پاکستان دونوں ایٹمی طاقت ہیں" اگر کنٹرول لائن پر کارروائیاں جاری رہیں تو جنگ کا ذمہ دار بھارت ہو گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم اپنا دفاع خود کر سکتے ہیں۔ کسی کے ساتھ دفاعی معاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جارحیت کا منہ توڑ جواب دے کر دشمن کو نشان عبرت بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کی امداد کے بغیر بھی موجودہ اقتصادی مشکلات سے نکل آئیں گے۔ کالا باغ ڈیم کے خلاف مختلف جماعتوں سے اتحاد کے متعلق ایک سوال پر وزیر اعظم نے کہا کہ اس بارے میں بے نظیر سے پوچھیں۔ بلوچستان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنا فیصلہ خود کرنے کے مجاز ہیں۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں وسیع البنیاد حکومت ہی بحران کا واحد حل ہے۔ مسلم لیگ آسانی سے مخلوط حکومت بنا سکتی ہے لیکن یہ بھی پچھلی حکومت کی طرح کمزور ہو گی۔

بھارت کی وزارت دفاع نے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے کہ بھارت کے جنگی طیارے پاکستان کی سرحد میں داخل ہوئے ہیں۔ وزارت دفاع نے بتایا کہ بھارتی فضائیہ کے طیاروں کا پاکستان کی حدود میں داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے مخالفوں کو غدار کہنے پر وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پنجاب معافی مانگیں "تخت لاہور" غلام بنانے کے لئے ہر روز نئے قانون بنا رہا ہے۔ پاکستان کے لئے جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں لیکن لاہور کی بالادستی قبول نہیں کر سکتے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر)

لیڈیز اینڈ جینٹس
برقعہ کی سلائی میں حیرت انگیز کمی
سادہ برقعہ 100/ روپے میں
نیز برقعوں کا کپڑا بھی دستیاب ہے
فینسی ٹیلرز بالمقابل جامعہ احمدیہ گیٹ نمبر 2 کالج روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ
فون: 212508